IQBAL REVIEW (65: 1)
(January – March 2024)
ISSN(p): 0021-0773
ISSN(e): 3006-9130

لفظیات کلام اقبال اردو

ڈاکٹر خالد ندیم

ABSTRACT

Many excellent works have been published on Iqbal's personality and his thoughts, but his favorite words, favorite letters and favorite phonetics used in Urdu Poetry have not been examined. This research discusses the importance and methodology of this work, enumerates the most used words and compounds. How many lines and verses have no articles or verbs, and how many lines and verses are written with only articles and verbs, and how many lines and verses are written in Persian by Iqbal, and how many lines, verses and poems are written by other Persian poets. have been borrowed. It is not just a word count, but it also clarifies the meaning of different words and assesses the different uses of a word.

اقبال کی تفہیم کے لیے دنیا بھر کے اقبال شناسوں نے جو کارہاے نمایاں انجام دیے ہیں، ان کی مدد سے نظم و نثرِ اقبال سے فکر و نظر کی کئی کہکشائیں روشن ہو چکی ہیں۔ اقبالیاتی ادب میں جہاں ہر قسم کے رطب و یابس نے جگہ پائی ہے، وہاں سنجیدہ کاموں کی بھی کمی نہیں۔ ایک طرف اقبال سے متعلق تمام موضوعات کے بروے کار آنے کی باتیں ہو رہی ہیں تو دوسری جانب نت نئے موضوعات پر تنقیدی و تحقیقی کاوشیں بھی منصۂ شہود پر آتی رہتی ہیں۔

رشید حسن خاں کی مرتبہ **گنجینۂ معنی کا طلسم** مکمل ہونے کے بعد انجمن ترقی اردو ہند میں تیرہ برس تک طباعت کی راہ دیکھتی رہی، پھر دیدہ وری کی صورت یہ نکلی کہ انجمن کے ایک جنرل سیکرٹری ڈاکٹر اطہر فاروقی نے غالب انسٹیٹیوٹ دہلی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر رضا حیدر سے درخواست کی اور یوں دونوں اداروں کے اشتراک سے اس ضخیم کتاب کی اوّلین جلد ۲۰۱۷ء میں شائع ہو گئی، البتہ بقیہ جلدیں طباعت کے مرحلے سے نہ گزر سکیں۔ اِدھر پاکستان میں مجلسِ ترقیِ ادب لاہور کے ڈائریکٹر ڈاکٹر تحسین فراقی نے اس سلسلے میں ڈاکٹر فاروقی سے مراسلت کی تو انھوں نے تینوں جلدوں کی کمپوزنگ انھیں بھیج دی، یوں فراقی صاحب نے تینوں جلدوں کو ایک ہی جلد میں شائع کر دیا۔[1]

جن دنوں رشید حسن خاں غالب کا یہ اشاریہ مکمل کرنے والے تھے، ۲۸/ مارچ ۲۰۰۴ء کو ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے انھیں لکھا کہ 'یہ مکمل ہو جائے تو لفظیاتِ اقبال کی باری آئے گی'۔[2] یہ خط تاخیر سے مکتوب الیہ تک پہنچا یا اُن کی صحت ناساز رہی، کیونکہ اس کا جواب انھوں نے ۹/ اگست ۲۰۰۴ء کو دیا۔ لکھا کہ 'غالب والا کام آخری مرحلے میں ہے، ایک فضول کام اَور سہی اس کے مصداق'۔[3] ۳۱/ اکتوبر ۲۰۰۴ء کو ہاشمی صاحب کو بتایا کہ 'لفظیاتِ اقبال کا کام مَیں خود بھی کرنا چاہتا تھا (یوں بھی کہ کوئی دوسرا شاید ہی ایسے 'غیر ضروری' کام کرنے پر آمادہ ہو سکے۔) اب آپ کی فرمائش نے اسے واجب کا درجہ بخش دیا ہے'۔[4] اسی دَوران میں غالباً مشفق خواجہ نے بھی ان کی توجہ زیرِ بحث منصوبے کی طرف دلائی تو ۲۱/ دسمبر ۲۰۰۴ء کو رشید حسن خاں نے انھیں یہ کہہ کر کہ 'آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی'،[5] لفظیاتِ اقبال کا مفصل خاکہ بنا کر پیش کر دیا۔ اس سلسلے میں دسمبر ۲۰۰۴ء میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اور مشفق خواجہ کی باہم مراسلت بھی عمل میں آئی۔[6] بدقسمتی سے ان دونوں علما کی تائید کے باوجود اقبال اکادمی پاکستان کی مجلس مشاورت نے منظوری نہ دی اور اکادمی کی طرف سے رشید حسن کے نام فیکس میں یہ تحریر بھیج دی گئی:

کلامِ اقبال (اردو) کی لفظ شماری اور مفردات اور مرکبات وغیرہ کی ترتیب کا کچھ کام ہم نے کمپیوٹر کی مدد سے شروع کر رکھا ہے اور اس سلسلے میں چند ایک سی ڈیز تیار ہو چکی ہیں اور باقی بھی عنقریب مکمل ہو جائیں گی۔ اس لحاظ سے لفظیاتِ اقبال کا جو طریقِ کار آپ نے تجویز کیا ہے، وہ ہمارے زیرِ تکمیل کام سے قریب تر ہے اور یوں آپ کی کاوش، اندیشہ ہے کہ تکرار کی ذیل میں آئے گی اور آپ جیسے فاضل گرامی کے قیمتی اوقات اور صلاحیتِ کار کا یہ استعمال شاید مناسب نہ ہو گا۔[7]

اکادمی کے اس فیصلے کی اطلاع ملنے پر رشید حسن خاں نے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو لکھا کہ 'میرا احوال پچھلے پندرہ دن سے ٹھیک نہیں، نقاہت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے، چکر سا آتا رہتا ہے' اور ساتھ ہی اکادمی کے فیصلے پر انھوں نے لکھا کہ 'اب اس مسئلے کو ختم سمجھیے۔ اب کسی کام کو مکمل کرنے کی توانائی نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے۔ وہ تو آپ کی تشویق تھی، ورنہ مَیں اس پھیر میں نہ پڑتا۔ یہ اچھا ہی ہوا کہ مَیں اس پھیر میں نہیں پڑا'۔[8] یوں یہ ایک بڑا منصوبہ روبہ عمل آنے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔

جہاں تک لفظ شماری اور مفردات اور مرکبات وغیرہ کی ترتیب کے لیے اکادمی کے منصوبے کا تعلق ہے، اُس کی نوعیت مختلف تھی۔ مثال کے طور پر اکادمی کی ویب سائٹ 'کشاف الفاظ اقبال (اردو)' میں لفظ 'ابتر' لکھ کر تلاش کیا جائے تو سات اندراجات سامنے آتے ہیں:

- اب ترا دَور بھی آنے کو ہے، اے فقیرِ غیور
- اسی قرآں میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم
- بڑی جناب تری، فیض عام ہے تیرا
- شیرازہ ہوا ملّتِ مرحوم کا اَبتر
- پنہاں تہِ نقاب تری جلوہ گاہ ہے
- ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و اَبتر
- ہے ان کی نمازوں سے محراب ترش ابرو[9]

حالانکہ کلامِ اقبال میں لفظ 'ابتر' صرف تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ یہ صورتِ حال اس لیے پیدا ہوئی کہ لفظ 'ابتر' کے حروف (ا، ب، ت، ر) جہاں بھی اس ترتیب سے آ گئے، کمپیوٹر نے ان مصارع کو اٹھالیا، چنانچہ پہلے مصرع کو 'اب ترا'، دوسرے میں 'اب ترک'، تیسرے میں 'جناب تری'، پانچویں میں 'نقاب تری' اور ساتویں میں 'محراب ترش' کو اسی وجہ سے 'ابتر' کی فہرست میں درج کر دیا گیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ لفظیاتِ اقبال کی یہ فہرست کس قدر استناد کا درجہ رکھتی ہے اور لفظیات کی

بابت یہ کتنی مفید ہو سکتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسی فہرست لفظ شماری کے لیے تو کسی حد تک مفید ہو سکتی ہے، لفظ کی معنویت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، مثال کے طور پر بعض الفاظ (ادا، تمام، بھلا، آدم، بس، بندہ، تماشا، تمام، حق، خوش، دم، سر، شور، غریب، فرد، گویا، پاس) متعدد معنوں میں استعمال میں آئے ہیں۔ جیسا کہ ہر لفظ شاعر کے ہاں معنی کی تہہ داری کے ساتھ استعمال میں آتا ہے، لیکن لفظ شماری میں ان کی معنوی پرتیں محسوس نہیں کی جا سکتیں، ایک فہرست درج ہو سکتی ہے اور بس؛ چنانچہ لفظ کی معنویت کے لیے رشید حسن خاں کے اختیار کیے گئے طریقہ کار کی پیروی ضروری ہے۔

دوسری جانب یہ صورتِ حال تھی کہ مَیں جب بھی **گنجینۂ معنی کا طلسم** دیکھتا تو مجھے مرحوم رشید حسن خاں کی دردمندی یاد آجاتی ہے اور ضروری محسوس ہوتا ہے کہ لفظیاتِ اقبال مرتب کر کے رشید حسن خاں کی روح کی تسکین کا سامان کیا جائے۔

لفظیاتِ اقبال کی ترتیب کے لیے بالعموم مرحوم رشید حسن خاں کے مفصل خاکے کو پیشِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے، تاہم بعض مقامات پر نئی روش بھی اختیار کرنا بھی ناگزیر ہو گا۔

جیسا کہ کلمہ تین ارکان پر مشتمل ہوتا ہے، یعنی اسما، افعال اور حروف۔ زیرِ نظر لفظیات صرف اسما پر مشتمل ہے، افعال و حروف کو پھر کسی موقع پر دیکھا جائے۔

لفظیاتِ کلامِ اقبال اردو میں اندراجات کے لیے درج ذیل ترتیب اختیار کی جانی چاہیے۔ ہر حرف کے الفاظ کو الفبائی ترتیب سے درج کیا جانا چاہیے، مثلاً اَب وجد، ابتدا، ابتر، ابد وغیرہ۔

(۱) ہر لفظ کے تحت اوّل اوّل مفرد لفظ کو درج کیا جائے، مثلاً لفظ 'افسانہ' جن مصارع میں مفرد آیا ہے، ان کو الفبائی ترتیب سے درج کیا جائے، مثلاً:

اُس چمن میں بھی گُل و بلبل کا ہے افسانہ کیا؟	خفتگانِ خاک سے استفسار	بانگِ درا
اسی میں ہے مِرے دل کا تمام افسانہ	غزل، دوم-۲۸	بالِ جبریل
آئی آواز، غم انگیز ہے افسانہ ترا	جوابِ شکوہ	بانگِ درا
کہہ رہی ہے میری خاموشی ہی افسانہ مرا	ہمالہ	بانگِ درا
ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے	جوابِ شکوہ	بانگِ درا

ان مصارع کے سامنے نظم یا غزل کا نام تحریر کر دیا جائے۔ بعض نظموں کے عنوان خاصے طویل ہیں، انھیں مختصر کر دینا ضروری ہے، البتہ اس کی تفصیل ابتدائی صفحات پر 'اختصارات' کے تحت بیان کر

دی جائے۔ جہاں تک غزلوں کا تعلق ہے، ان کا شمار اس طرح کیا جائے کہ بانگِ درا کی غزلوں کی تین حصوں میں تقسیم بر قرار رہے اور اس کا اندراج یوں کیا جائے: غزل۱-۱، یعنی پہلے حصے کی پہلی غزل؛ دوسرے حصے کی غزل کا اندراج: غزل ۲-۱، اور تیسرے حصے کی غزل کو: غزل۳-۱ کے انداز میں لکھا جائے۔ بالِ جبریل میں غزلیات دو حصوں میں تقسیم ہیں، ان کے اندراج کو یوں درج کیا جائے: غزل، اوّل-۱، اور دوسرے حصے کی غزل کو: غزل، دوم-۱ کے انداز میں؛ جب کہ ضربِ کلیم کی منتشر غزلوں کے لیے یہ انداز اختیار کیا جانا ضروری ہے: غزل-۱ وغیرہ۔ رباعیات کے لیے یہ طریقہ کار اپنایا جائے: رباعی-۱۔

(۲) دوسرے درجے پر وہ تراکیب درج کی جائیں، جن کے آخر میں یہ لفظ آیا ہو۔ ایسی تراکیب کی ابتدامیں نشان (□) دے کر اسے نمایاں کیا جائے، مثلاً:

□سراپافسون وافسانہ، □فسون وافسانہ

یعنی 'سراپافسون وافسانہ' کو 'سراپا' اور 'فسون وافسانہ' کو 'فسون' کے تحت دیکھا جاسکے۔

(۳) تیسرے درجے میں وہ تراکیب دی جائے، جس کے شروع یادرمیان میں وہ لفظ آیا ہو، مثلاً:

افسانۂ حجاز	سنتا ہے تُو کسی سے جو افسانۂ حجاز	شفاخانۂ حجاز	بانگِ درا
افسانہ خواں	اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا	ترانۂ ملّی	بانگِ درا
افسانہ خوانی	نصیحت بھی تری صورت ہے اِک افسانہ خوانی کی	تصویرِ درد	بانگِ درا
افسانۂ دل	□سرخیِ افسانۂ دل		
افسانۂ دُنبالۂ محمل	وہی افسانۂ دُنبالۂ محمل نہ بن جائے	غزل، اوّل-۶	بالِ جبریل
افسانۂ رنگیں	□ایک افسانۂ رنگیں		
افسانہ کوتاہ	اِک ضربِ شمشیر، افسانہ کوتاہ	محراب گُل افغان ۴	ضربِ کلیم

یہاں دو طرح کے اندراجات ملیں گے۔ ایک وہ، جن کے شروع میں کوئی نشان نہیں بنا۔ ان کا مطلب ہے کہ لفظ 'افسانہ' ان تراکیب کے شروع میں آیا ہے؛ لیکن اگر لفظ 'افسانہ' کسی ترکیب کے درمیان میں آیا ہو تو اس کے شروع میں ایک نشان (□) دے دیا جائے، تاکہ اس کا امتیاز قائم ہو۔ ایسی تراکیب، جن میں یہ لفظ درمیان میں ہے، ان کے مصارع کو ان تراکیب کے ابتدائی الفاظ میں جا کر

ملاحظہ کیا جا سکے، مثلاً 'سرخیِ افسانہ دل' کو 'سرخی' اور 'ایک افسانہ رنگیں' کو 'ایک' کے تحت دیکھا جا سکے۔

بعض مصارع میں ایک ہی لفظ یا مرکب دوبار استعمال ہوا ہے تو دونوں کو خطِ کشید سے نمایاں کر دیا جائے، مثلاً:

تم اخوّت سے گریزاں، وہ اخوّت پہ نثار

یا

نہ مومن ہے، نہ مومن کی امیری

یا

آہ! یہ مرگِ دوام، آہ! یہ رزمِ حیات

اسی طرح اگر کسی مصرع میں ایک مرکب دو مرتبہ استعمال ہوئی ہے تو:

سوز و تب و تاب اوّل، سوز و تب و تاب آخر

یا

گر تُو ہے ہَوا گیر تو ہُوں مَیں بھی ہَوا گیر

یا

وائے تمنائے خام، وائے تمنائے خام

لیکن جن مصارع میں ایک ہی لفظ دو مرتبہ آیا ہے، البتہ ایک مرتبہ مفرد اور دوسری دفعہ مرکب صورت میں تو لفظ کی انفرادی جگہ پر تنہا اسی لفظ کو خط کشید کیا جائے اور مرکب کی جگہ پر صرف مرکب کو، تاکہ لفظ کی جگہ مرکب پر التباس نہ ہو اور مرکب کے مقام پر مفرد لفظ پر توجہ نہ جائے، مثلاً ایک مصرع میں لفظ 'مرگ' دوبار آیا تو مفرد صورت میں یوں خط کشید کیا جائے:

عشق ہے مرگِ باشرف، مرگ حیاتِ بے شرف

لیکن جب لفظ کو مرکب (مرگِ باشرف) کے سامنے درج کیا جائے تو مفرد لفظ 'مرگ' کے بجائے صرف اس مرکب کو خط کشید کیا جائے، مثلاً:

عشق ہے مرگِ باشرف، مرگ حیاتِ بے شرف

بعض اوقات ایک مصرع میں کسی لفظ کے دو مختلف مرکبات آئیں گے تو اس موقع پر صرف متعلقہ مرکب کو نمایاں کیا جائے، مثلاً ذیل کا مصرع جب 'بامِ حرم' کے سامنے درج ہو تو اس کی صورت یہ ہو:

بامِ حرم بھی، طائرِ بامِ حرم بھی آپ

اور 'طائرِ بامِ حرم' کے سامنے اس مصرع کو یوں درج کیا جائے:

بامِ حرم بھی، طائرِ بامِ حرم بھی آپ

حواشی میں ہر لفظ کی کُل تعداد اور پھر بریکٹ میں مفردات و مرکبات کی تعداد بتائی جائے۔ کسی ایک لفظ کے متعلقات کو اسی لفظ کی کُل تعداد اور بریکٹ میں مفردات و مرکبات کے بعد درج کیا جائے۔ ان کے لیے بھی بنیادی لفظ کا انداز اپنایا جائے، یعنی پہلے کُل تعداد، پھر بریکٹ میں مفردات و مرکبات۔ بعض الفاظ کے متعلقات ایک سے زیادہ ہیں، ان کے اندراجات میں بھی مذکورہ بالا طریقہ اختیار کیا جائے، مثلاً:

(۱) بستی: سترہ بار [سولہ مفرد، ایک مرکب]، بستیاں: ایک بار [مرکب]، بستیوں: ایک بار [مفرد]

یا

(۱) سرمایہ دار: آٹھ بار [چار مفرد، چار مرکب]، سرمایہ داروں: دو بار [مفرد]، سرمایہ داری: چار بار [تین مفرد، ایک مرکب]

واضح رہے کہ **لفظیاتِ کلام اقبال اردو** میں الفبائی ترتیب ادارہ فروغِ قومی زبان اسلام آباد کے دو روزہ سیمینار (منعقدہ ۱۷-۱۸/ مارچ ۲۰۲۲ء) کی **سفارشاتِ اردو املا ۲۰۲۲ء** کے مطابق رکھی جائے،[۱۱] چنانچہ ہائیہ آوازوں پر مشتمل حروف، مثلاً... بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، کھ، گھ... کو... ب، پ، ت، ٹ، ج، چ، د، ڈ، ک، گ... کے ساتھ ساتھ درج ہوں۔۔ واضح رہے کہ کلامِ اقبال میں اردو کے بعض حروف سے شروع ہونے والے الفاظ موجود نہیں، مثلاً ... ڑ، ڑھ، ژ، لھ، مھ، ں، نھ، ء، ے۔ چونکہ ان حروف سے کلامِ اقبال کا کوئی لفظ شروع نہیں ہو رہا، لہٰذا تالیفِ زیرِ غور کی فہرست میں ان حروف کا اندراج نہ کیا جائے۔

کلیاتِ اقبال اردو میں اسما کی کُل تعداد ۳۱۷۷۰ (اکتیس ہزار سات سو ستّر) ہے۔ سب سے زیادہ الفاظ حرف 'م' کے ہیں، یعنی ۳۲۷۵ (تین ہزار دو سو پچھتّر)، جب کہ سب سے کم حرف 'ڈھ' کے تحت،

یعنی صرف ۵ (پانچ)۔ ذیل میں ایک فہرست دی جاتی ہے، جس سے معلوم ہو سکے کہ اقبال کے اردو کلام میں مختلف حروف سے شروع ہونے والے الفاظ کے اندر جات کی تعداد کیا ہے۔ اس سے ایک طرف تو اقبال کی پسندیدہ آوازوں کا علم ہو گا اور دوسری جانب یہ بھی معلوم ہو گا کہ فکرِ اقبال کے لیے کس حرف کو کتنی مناسبت ہے۔ اس سلسلے میں ترتیب نزولی کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے:

م = ۳۲۷۵	الف = ۲۲۹۳	ب = ۲۱۱۶
س = ۱۹۷۹	د = ۱۹۷۶	ن = ۱۹۳۱
خ = ۱۷۴۶	ت = ۱۳۸۶	آ = ۱۳۸۰
ش = ۱۳۶۷	پ = ۱۲۸۳	ک = ۱۲۳۴
ر = ۱۲۰۸	ج = ۱۱۱۵	ح = ۱۰۵۶
ع = ۱۰۵۱	ف = ۱۰۲۹	گ = ۸۹۶
ہ = ۸۸۸	ز = ۸۸۱	ق = ۶۸۵
ص = ۵۸۶	غ = ۵۲۷	چ = ۴۹۹
ل = ۴۵۶	ط = ۳۸۲	و = ۳۷۰
ی = ۲۰۷	ذ = ۱۹۳	ض = ۱۰۱
ظ = ۷۸	پھ = ۵۶	گھ = ۵۴
ث = ۵۱	بھ = ۳۸	کھ = ۳۰
چھ = ۲۳	ڈ = ۱۹	جھ = ۱۷
ٹھ = ۱۶	دھ = ۱۵	ٹ = ۱۳
تھ = ۶	ڈھ = ۵	

کوئی لفظ کلامِ اقبال اردو میں کتنی مرتبہ استعمال ہوا ہے، اس کی ایک نزولی فہرست درج کی جاتی ہے، البتہ یہاں صرف اُن الفاظ کی فہرست دی گئی ہے، جو کم از کم پچاس مرتبہ کلامِ اقبال میں جگہ پا سکے ہوں:

دل (۴۷۶)، عشق (۱۸۸)، نظر (۱۷۸)، زندگی (۱۷۳)، خاک (۱۵۷)، خودی (۱۳۵)، جہان (۱۳۱)، پیدا (۱۲۸)، دنیا (۱۲۸)، گُل (۱۲۲)، راز (۱۱۷)، زمانہ (۱۱۷)، سوز (۱۱۳)، نگاہ (۱۱۱)، خدا

(۱۰۷)، چمن (۱۰۵)، عالَم (۱۰۰)، آہ (۹۸)، ود (۹۴)، مین (۹۴)، فطرت (۹۳)، محبت (۹۳)، محفل (۹۰)، موت (۸۹)، آنکھ (۸۸)، سحر (۸۸)، قوم (۸۷)، مقام (۸۷)، نوا (۸۶)، دریا (۸۵)، حق (۸۴)، حیات (۸۴)، مرد (۸۳)، خانہ (۸۱)، صبح (۸۱)، ہستی (۸۱)، آسمان (۸۰)، بندہ (۸۰)، حسن (۸۰)، شب (۸۰)، مسلمان (۸۰)، نُور (۷۷)، حرم (۷۶)، باقی (۷۵)، چشم (۷۵)، غم (۷۵)، مے (۷۵)، خون (۷۴)، علم (۷۳)، تقدیر (۷۱)، موج (۷۱)، روشن (۷۰)، فقر (۶۹)، صحرا (۶۸)، منزل (۶۸)، آزاد (۶۷)، دین (۶۷)، رنگ (۶۶)، ہَوا (۶۶)، ساقی (۶۵)، نفس (۶۵)، انسان (۶۴)، ستارا (۶۳)، شام (۶۳)، فکر (۶۳)، روح (۶۲)، ملّت (۶۲)، آئینہ (۶۱)، زندہ (۶۰)، مومن (۶۰)، اقبال (۵۹)، خبر (۵۹)، ذوق (۵۹)، فقط (۵۹)، نغمہ (۵۹)، ہنگامہ (۵۸)، بلند (۵۷)، جان (۵۷)، درد (۵۷)، فلک (۵۷)، آرزو (۵۵)، اللہ (۵۴)، آتش (۵۴)، حقیقت (۵۴)، لذت (۵۴)، وطن (۵۴)، شمع (۵۳)، لالہ (۵۳)، بلبل (۵۲)، جگر (۵۲)، ہاتھ (۵۲)، سراپا (۵۱)، سینہ (۵۱)، شعلہ (۵۱)، عقل (۵۱)، نام (۵۱)، شوق (۵۰)

تعداد کے اعتبار سے بعض دیگر الفاظ بھی اہمیت کے حامل ہیں، مثلاً، اِک (۱۹۵)، ہر (۱۸۰)، اَور (۱۲۰)، ایک (۱۱۰)، کچھ (۱۰۵)، اہل (۶۷)، طرح (۶۷)، بات (۶۲)، سب (۵۵)، ذرا (۵۱)، شے (۵۰)۔

شمار کے حساب سے بعض مرکبات بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہاں صرف وہ مرکبات درج کیے جاتے ہیں، جو کم از کم دس مرتبہ استعمال ہوئے ہوں:

ہر شے (۲۱)، ناآشنا (۲۰)، رنگ و بُو (۱۹)، بے خبر (۱۶)، بندۂ مومن (۱۴)، لا الٰہ (۱۳)، خونِ جگر (۱۳)، مشتِ خاک (۱۳)، ہر چیز (۱۳)، ہم نشیں (۱۳)، پُر سوز (۱۲)، خس و خاشاک (۱۲)، راز داں (۱۲)، روز و شب (۱۲)، ہر لحظہ (۱۲)، بے پروا (۱۱)، بے قرار (۱۱)، سرزمیں (۱۱)، سوز و ساز (۱۱)، اہلِ نظر (۱۰)، آب و گِل (۱۰)، بے سوز (۱۰)، سوزِ درُوں (۱۰)، شام و سحر (۱۰)، صبح و شام (۱۰)

کلامِ اقبال کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ۱۳۵ر مصارع ایسے ہیں، جن میں صرف اسما استعمال ہوئے ہیں۔ ان میں سے چھبیس مصارع محض ایک ترکیب پر مشتمل ہیں۔ ان مصارع میں سے آٹھ **بانگِ درا** میں ہیں، سات **بالِ جبریل** میں، دس **ضربِ کلیم** میں اور ایک **ارمغانِ حجاز** میں۔ اڑتالیس مصارع ایک سے زائد تراکیب پر مشتمل ہیں، جن میں سے بارہ **بانگِ درا** میں ہیں، اٹھارہ **بالِ جبریل** میں، بارہ **ضربِ کلیم**

میں اور چھ **ارمغانِ حجاز** میں۔ سینتالیس مصارع میں تراکیب/ تراکیب کے ساتھ مفرد الفاظ بھی آئے ہیں، جن میں سے نو **بانگِ درا** میں ہیں، چھبیس **بالِ جبریل** میں، آٹھ **ضربِ کلیم** میں اور چار **ارمغانِ حجاز** میں؛ جب کہ چودہ مصارع محض مفردات پر مشتمل ہیں، ان میں سے چار **بانگِ درا** میں ہیں، چھ **بالِ جبریل** میں، دو دو **ضربِ کلیم** اور **ارمغانِ حجاز** میں اور تیس مصارع ایسے ہیں، جو صرف افعال و حروف پر مبنی ہیں، چنانچہ یہ مصارع لفظیاتِ اقبال میں جگہ نہیں پا سکے۔ ان مصارع میں سے انیس **بانگِ درا** میں ہیں اور گیارہ **بالِ جبریل** میں۔

اقبال کے اردو کلیات میں فارسی کے متعدد مصارع اور اشعار در آئے ہیں، جن میں سے اٹھارہ مصارع اور چھپن اشعار اقبال کی تخلیق ہیں۔ ان تمام مصارع و اشعار کے اسما کو زیرِ نظر تالیف میں شامل کیا گیا ہے۔ ان مصارع میں سات **بانگِ درا** میں ہیں، دو **بالِ جبریل** میں، پانچ **ضربِ کلیم** میں اور چار **ارمغانِ حجاز** میں۔ اقبال کے چھپن فارسی اشعار کلامِ اردو کا حصہ بنے۔ ان میں سے تیس **بانگِ درا** میں ہیں، سات **بالِ جبریل** میں، چار **ضربِ کلیم** میں اور پندرہ **ارمغانِ حجاز** میں؛ البتہ کلیات میں دیگر فارسی شعرا کے گیارہ مصارع اور ستّر اشعار کے اسما کو لفظیات میں اس لیے شامل نہ کیے جائیں کہ وہ اقبال کی تخلیق نہیں اور ان کے اسلوب سے اقبال کا کچھ علاقہ نہیں۔ اسی طرح اردو کے بعض اشعار بھی کلامِ اقبال میں شامل ہیں، جن میں غالب کا ایک شعر اور اکبر الٰہ آبادی کے دو مصارع شامل ہیں۔

اب وہ مصارع و اشعار، جو دیگر فارسی شعرا کے ہاں سے لیے گئے ہیں، ان کے مصارع و اشعار کو تعداد کے اعتبار سے ترتیب دیا جائے تو رومی کے تیس اشعار اور ایک مصرع کلامِ اقبال اردو میں شامل ہوا، اسی طرح حافظ کے آٹھ اشعار اور چھ مصارع، بیدل کے چھ اشعار، سعدی کے چار اشعار، خاقانی کے تین اشعار، نظیری اور نظامی کے دو دو اشعار، صائب اور عرفی کے ہاں سے ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرع شامل ہُوا۔ انوری، انیسی شاملو، رضی دانش، مُلّا عرشی، غنی کاشمیری، فرخ، فردوسی، قاآنی، ملک قمی اور طالب آملی کے ہاں سے ایک ایک شعر اور سنائی اور ابو طالب کلیم کا ایک ایک مصرع کلامِ اقبال اردو میں جگہ پا سکا، جب کہ دو 'تاتاری کا خواب' اور 'مُلّازادہ ضیغم لولابی' میں شامل ایک ایک شعر کے خالق کا علم نہیں ہو سکا؛ یوں دیگر فارسی شعرا کے ہاں سے مستعار گیارہ مصارع میں سے چھ **بانگِ درا** میں شامل ہوئے، تین **بالِ جبریل** میں اور ایک ایک **ضربِ کلیم** اور **ارمغانِ حجاز** میں؛ جب کہ ستّر اشعار

میں سے ستائیس **بانگِ درا** میں شامل ہوئے، پینتیس **بالِ جبریل** میں، چھ **ضربِ کلیم** میں اور دو **ارمغانِ حجاز** میں۔

لفظیاتِ کلامِ اقبال اردو کا زیرِ غور منصوبہ اقبال سے محبت اور عاشقانِ اقبال کی دل جوئی کے لیے بہت مفید رہے گا۔ اس سے اقبال کی پسندیدہ آوازوں اور پسندیدہ الفاظ کا اندازہ ہو سکے گا اور پھر یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ اقبال کس لفظ کو کن کن معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ کوئی اقبال شناس رشید حسن خاں کے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنا سکے۔ اقبالیاتی ادب میں یہ ایک اضافہ ثابت ہو گا اور ایک محبِ اقبال (رشید حسن خاں) کے خواب کی تعبیر بھی۔

***

حوالہ جات و حواشی

---

۱ ڈاکٹر تحسین فراقی، 'حرفِ چند' مشمولہ گنجینہ معنی کا طلسم مرتبہ رشید حسن خاں، **مجلس ترقی ادب** لاہور، ۲۰۱۹ء، ص۵-۶

۲ مکاتیبِ رفیع الدین ہاشمی بنام مشاہیر مرتبہ ڈاکٹر زیب النسا، **قلم فاؤنڈیشن انٹر نیشنل** لاہور، ۲۰۲۳ء، ص۸۷

۳ مکاتیبِ رشید حسن خاں بنام رفیع الدین ہاشمی مرتبہ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، **ادبیات** لاہور، ۲۰۰۹ء، ص۱۴۳

۴ مکاتیبِ مشفق خواجہ بنام ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، **ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی** لاہور، ۲۰۰۸ء، ص ۲۸۹

۵ مکاتیبِ رشید حسن خاں بنام رفیع الدین ہاشمی، ص۱۹۰

۶ رشید حسن خاں نے مشفق خواجہ کے نام اپنے ۲۱؍ دسمبر ۲۰۰۴ء کے خط میں 'لفظیاتِ اقبال' کا پورا خاکہ دیا ہے، ملاحظہ کیجیے: مکاتیبِ رشید حسن خاں بنام رفیع الدین ہاشمی، ص۱۹۰-

۱۹۱۔ مذکورہ خط کے حوالے سے ۲۴؍ دسمبر ۲۰۰۴ء کو مشفق خواجہ نے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے نام ایک خط میں لکھا کہ 'رشید حسن خاں کا خط ملا، 'لفظیاتِ اقبال' کو جو خاکہ انھوں نے بھیجا ہے، وہ میں نے بغور پڑھا۔ میری رائے میں یہ نہایت اہم اور ضروری کام ہے اور ضرور ہونا چاہیے۔ آپ سہیل عمر صاحب سے بات کیجیے اور کام شروع کرا دیجیے، لیکن اس سے پہلے معاوضے کا تعین ہونا چاہیے اور معاوضے کا ایک حصہ انھیں پیشگی ادا کر دینا چاہیے۔ خاں صاحب کے مالی حالا ایسے نہیں ہے کہ محض مستقبل کی امید پر کام شروع کر دیں۔ رقم کی ادائی کے سلسلے میں سہیل عمر صاحب بہتر طور پر کوئی راستہ نکال سکتے ہیں۔ آپ کے خط کی موصولی کے بعد، ایک روز میں نے رشید حسن خاں صاحب کو فون کیا تھا اور آپ کے خط کا ذکر کیا تھا۔ وہ بیماری اور دیگر پریشانیوں کے باوجود اس کام کو انجام دینے کے خواہاں ہیں، لہٰذا آپ کوئی ایسی صورت نکالیے کہ وہ جلد از جلد کام شروع کر دیں۔ خاں صاحب نے کام کا جو خاکہ بھیجا ہے، وہ نہایت مناسب ہے، اس میں کسی قسم کی ترمیم یا تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ کام اسی خاکے کے مطابق ہونا چاہیے۔ (مکاتیبِ مشفق خواجہ بنام ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ص ۲۷۳-۲۷۴)

۷ اس کا مسودہ راقم کے پاس موجود ہے۔

۸ مکاتیبِ رشید حسن خاں بنام رفیع الدین ہاشمی، ص ۱۵۳

9 concordance.allamaiqbal.com/wordlist.php?wordposition=2&word=%D8%A7%D8%A8%D8%AA%D8%B1&searchtype=2